علّامہ، فقیہ، محدّث، ادیب، مُسنِد

شیخ عبدُالفتّاح ابوغُدّہ

حلبی، شامی، حنفی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۳۶ھ — ۱۴۱۷ھ

حیات - خِدمات

مُرتّب

مُفتی عبدُالقیّوم راجکوٹی

زیرِنگرانی

شیخ محمد طلحہ بلال احمد منیار سُورتی حفظہ اللہ

تلمیذ فضیلۃ الشیخ عبدالفتاح ابوغدۃ

ناشِر

مکتبۂ انور، محمُودنگر، ڈابھیل، گجُرات، ہند

چوتھا سفر: برائے حدیث وسیرت کانفرنس ۲۶۹
از دل خیزد، بر دل ریزد ۲۶۹
ماتن دو، شارح ایک۔ لا يجوز الشاي إلّا بفنجانين ۲۷۰
پانچواں اور آخری سفر: محدثِ جلیل کی وفات کے بعد برائے تر[illegible] .... [illegible]
شیخ کا ندوہ سے جامعہ ہتھورا باندہ کا سفر ۲۷۳
شیخ عبدالفتاح ابوغدہ شامی حضرت باندوی کے دیار میں ۲۷۵
شیخ عبدالفتاح ابوغدہ کی آمد، نظام وتأثر ۲۷۵
جلسۂ استقبالیہ کا پروگرام ۲۷۶
سفر کی خاص بات ۲۷۷
شیخ ابوغدہ کا گرامی نامہ: جامعہ اور حضرت باندوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تأثرات ۲۷۹
ہندوستان کے سفر کا پُرلطف لطیفہ ۲۸۰
مشائخِ ہند کی کتب سے استفادہ ۲۸۱
ہندوستان میں اجازتِ حدیث اور اس کی مجالس ۲۸۳
عبارة إجازة الشيخ عبد الفتّاح أبو غدّة ۲۸۴
شیخ کے اجازت نامۂ حدیث کا ترجمہ ۲۸۵
مشائخِ ہند کے اسمائے گرامی جن سے شیخ نے اجازتِ حدیث حاصل کی ۲۸۸
شیخ ابوغدہ کا جماعتِ تبلیغ سے تعلق ۲۸۸
دائرۃ المعارف النعمانیہ حیدر آباد اور علامہ کوثری ۲۹۰
شہیدِ علم مولانا ابوالوفا کی زاہدانہ زندگی ۲۹۰
علّامہ اعظمی نے "تدبیجاً" اجازتِ حدیث عطا فرمائی ۲۹۲

شیخ ابو غدہ کا علامہ اعظمی سے والہانہ تعلق کی چند تحریریں ۲۹۲

پاکستان کے اسفار ۲۹۶

پاکستان سے الوداعی لمحات کا قصہ اور اکابرِ دیوبند کا ادبی ذوق ۲۹۸

ہر شخص طبیب ہر شخص مفتی ۳۰۰

شیخ کے پاکستانی شیوخ ۳۰۱

حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر تعزیتی گرامی نامہ کا اقتباس ۳۰۲

شیخ سے اجازتِ حدیث حاصل کرنے والے تلامذہ ۳۰۴

علمی دنیا میں قدر و منزلت اور سلطان برونائی ایوارڈ ۳۰۶

چھٹا باب: وصال و پسماندگاں

مرض الوفات ۳۱۰

نمازِ جنازہ ۳۱۲

جنت البقیع میں تدفین ۳۱۳

حلب میں تدفین کی کوشش ۳۱۵

اکابر کے آخری لمحات ۳۱۵

کیا کتاب کے فرمے پریس سے چھپ کر آ گئے؟ ۳۱۷

نکتہ اور نیک فالی ۳۱۸

پہلا واقعہ: مرض الموت میں اسلامی آداب کی عملی تعلیم ۳۱۸

دوسرا واقعہ: آخری وقت میں ''ابن المبارک'' کے اشعار سننے کی فرمائش ۳۱۹

آپ کی خوش آئند باتیں ۳۲۰

آخری کلمہ کلمۂ شہادت ۳۲۰

ماتن دو، شارح ایک. لا یجوز الشاي إلّا بفنجانین:

اس سفر میں شیخ ندوۃ العلماء لکھنؤ بھی تشریف لے گئے تھے اور وہاں بخاری کا درس بھی دیا تھا۔ شرکائے درس میں مفتی مجد القدوس خبیب رومی مدظلہ (صدق الخلف حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس رومی، مفتیٔ اعظم آگرہؒ) بھی تھے۔ زیرِ نظر دو واقعے موصوف نے زبانی سنائے، پھر راقم الحروف کی درخواست پر انہوں نے تحریراً عنایت فرمائے؛ لہٰذا موصوف کے شکریے کے ساتھ یہ دو دلچسپ واقعے درج کرتا ہوں۔ پڑھیے! اور سر دھنیے۔

عزیزِ محترم مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب راجکوٹی سلمہ وزید رشدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

مسجدِ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں ظہر سے عصر کے درمیان حضرت شیخ عبدالفتاح ابو غدہ حلبی، شامیؒ (مقیم ریاض) کا "درسِ حدیث" بخاری شریف کی "کتاب التفسیر" سے اس حدیث: ۴۷۴۴) روایت پر ہوا تھا (جو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے) درس میں تقریباً تمام اکابر اساتذۂ دارالعلوم شریک تھے اور احقر نے بھی شرکت کی تھی۔ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ کے نبیرہ، مولانا محمد اسلم صاحب قاسمی کے صاحبزادے مولوی محمد فاروق قاسمی نے عبارت پڑھی تھی، حضرت شیخ موصوف نے پہلے تو لغوی تحقیق اس کے بعد محدثانہ، فقیہانہ، محققانہ انداز میں اصطلاحی تشریح فرمائی تھی۔ درس سے فارغ ہو کر شرکائے درس کو ان کی درخواست پر زبانی (حدیث کی) اجازتِ عامہ بھی دی تھی۔

آخر میں احقر نے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے مدرسہ عربی مظاہرِ علوم سہارن پور سے نسبتِ تعلّم وتعلیم کے حوالے سے ملاقات کی تو بے حد محظوظ ومسرور ہو کر فرمایا کہ: بندہ

آپ کو مظاہرِ علوم کے اساتذہ کا تلمیذ سمجھتا ہے، وہاں کے اساتذہ تو میرے استاذ ہیں، خصوصاً صاحبِ اعلاء السنن شیخ الاسلام حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ اور صاحبِ اوجز المسالک شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ وغیرہما کا ذکر بڑی عقیدت واعتراف کے ساتھ فرمایا۔ اس کے بعد احقر کو نہایت مخلصانہ ومحبانہ جذبات کے ساتھ ''اجازتِ خاصہ'' تحریر فرمائی (جو میرے کاغذات میں یقیناً کہیں محفوظ ہوگی)۔

عصر کی نماز کے بعد حضرت مولانا ابوالحسن علی میاں حسنیؒ کی مجلس میں دونوں کے درمیان نہایت بے تکلفانہ گفتگو ہوتی رہی، جس سے سامعین محظوظ ومسرور ہوتے رہے، اس موقع پر حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کا بھی ذکرِ خیر آیا، حضرت شیخ عبدالفتاح ابوغدہؒ نے سنایا کہ میں نے ان سے پوچھا تھا: دیوبندی مکتبِ فکر کا ماتن کون ہے؟ اور شارح کون ہے؟ تو حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ نے فرمایا کہ: عموماً ماتن ایک اور شراح متعدد ہوتے ہیں؛ مگر دیوبندیت کے ماتن دو اور شارح ایک ہیں، اس کے ماتن تو امام الاصول حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور امام الفروع فقیہ النفس حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور ان کے شارح جامع الاصول والفروع حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ تھے، یہ سن کر حضرت مولانا علی میاںؒ نے اثبات میں سر ہلایا اور سبھی سامعین محظوظ ومسرور ہوئے۔

یہ گفتگو چائے نوشی کے دوران ہو رہی تھی، حضرت شیخ عبدالفتاح ابوغدہؒ نے چائے پی کر جیسے ہی فنجان رکھا، حضرت مولانا علی میاںؒ نے دوبارہ اس میں چائے دینی چاہی تو شیخ عبد الفتاح ابوغدہؒ ''بس بس! کافی ہوگئی'' کہہ کر روکنا چاہا؛ مگر مولانا علی میاںؒ نے مزاحاً یہ مقولہ سنا کر ترغیب دی ''لا یجوز الشأی الا بفنجانین. رواه البخاری و مسلم، وقال: الشیخ السید عطاء الله البخاري'' رواه البخاری'' و قال: الشیخ السید حسین احمد المدني ''رواہ مسلم''. یہ سن کر شیخ عبدالفتاح ابوغدہؒ نے فرمایا: ''فهذه الروایة متفقة علیها''.

یہ علمی وعرفانی باغ وبہار مجلس قبیلِ مغرب برخاست ہوگئی۔ آپ کی خواہش وفرمائش پر پوراواقعہ تحریر کردیا گیا ہے۔

والسلام علیکم وطالب الدعاء منکم

احقر مجد القدوس خبیب رومی عفا اللہ عنہ

۸/۱۱/سنہ ۱۴۴۱ھ مطابق ۳۰/۶/سنہ ۲۰۲۰ء یوم الثلاثاء

دارالافتاء جامع مسجد آگرہ

شیخ سے اجازتِ حدیث حاصل کرنے والے تلامذہ

شیخ کے ہند و پاک کے اسفار میں متعدد مدارس و جامعات میں شیخ سے اجازت حدیث حاصل کرنے کے لیے مجالس قائم ہوئیں، اسی طرح شیخ نے بے شمار طلبہ وعلما کو دیگر مواضع میں اپنی تمام مرویات کی اجازت مرحمت فرمائی۔

اجازت طلب کرنے والے علمائے ہند و پاک یعنی شیخ کے تلامذہ میں سے بعض اہم نا حسبِ ذیل تحریر کیے جاتے ہیں:

(۱) حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی برنی (مدینۂ منورہ)

(۲) حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی (مہتمم دار العلوم کراچی)

(۳) حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی (نائب مہتمم دار العلوم کراچی)

ملاحظہ: مفتی صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں: احقر کو تمام کتبِ حدیث کی اجازتِ عامہ حلب کے علّامہ شیخ عبد الفتاح ابو غدہ حلبی سے بھی حاصل ہے، وہ شام کے مشہور محدث شیخ الاسلام علّامہ محمد زاہد الکوثری کے شاگرد ہیں، علّامہ کوثری کی اسانید ان کے ''ثَبَت'' میں موجود ہیں۔ (مقدمۂ درسِ ترمذی، ج:۱، ص: ۱۴۳)

(۴) داعی و مشہور مقرر حضرت مولانا سید سلمان ندوی (سابق استاذ ندوۃ العلماء لکھنؤ)

(۵) حضرت مولانا رشید احمد بن محدّث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی

(۶) حضرت مولانا عبد الشہید بن محدث محمد عبد الرشید نعمانی (پاکستان)

(۷) حضرت مولانا حبیب اللہ قربان مدنی، تلمیذ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب (مدینۂ منورہ)

(۸) حضرت مولانا عبد الرّزاق اسکندر صاحب (مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی)

حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد باندویؒ (مہتمم جامعہ عربیہ باندہ)

(۹) حضرت مولانا حبیب احمد بن قاری صدیق احمد باندوی (مہتمم جامعہ عربیہ باندہ)

(۱۰) حضرت مولانا مفتی محمد عبید اللہ اسعدی (شیخ الحدیث وصدر مفتی جامعہ عربیہ باندہ)

(۱۱) حضرت مولانا محمد اکرم ندوی (الباحث بجامعۃ اکسفورد للدراسات الاسلامیہ)

(۱۲) حضرت مولانا محمد سعید ندوی (فاضل جامعہ امام محمد بن سعود ریاض)

(۱۳) حضرت مولانا محبوب الرحمن ازہری (مدرس ندوۃ العلما لکھنؤ)

(۱۴) حضرت مولانا محمد مرتضی (ناظم مکتبہ ندوۃ العلما لکھنؤ)

(۱۵) حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی (ناظم دار العلوم ندوۃ العلما)

(۱۶) حضرت مولانا محمد واضح الرشید ندوی (استاد دار العلوم ندوۃ العلما)

(۱۷) حضرت مولانا محمد یونس جونپوری (شیخ الحدیث، مظاہرِ علوم سہارنپور)

(۱۸)

ملاحظہ: مولانا موصوف تحریر فرماتے ہیں:

"وقد أجاز لي عامّة سوى مشايخي هؤلاء شيوخ آخرون كالعلامة الشيخ عبد الفتاح أبو غدّة والشيخ المعمر عبد الله ابن أحمد الناخبي رحمهم الله تعالىٰ أجمعين"

"ہمارے ان مشائخ کے علاوہ دوسرے مشائخ نے بھی مجھے عام اجازت سے سرفراز فرمایا جیسے علّامہ شیخ عبدالفتاح ابوغدہ اور شیخ معمر عبداللہ ابن احمد ناخبی رحمۃ اللہ علیہم۔"

(اجازت نامۂ حدیث از علامہ جونپوری بہ حوالۂ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس جونپوری، ص: ۱۹۰، مط: سید احمد شہید اکیڈمی، لکھنؤ)

(۱۹) حضرت مولانا محمد اسحاق قاسمی (تلمیذ شیخ الاسلام حضرت مدنی)

(۲۰) حضرت مولانا انظر شاہ ابن علّامہ انور شاہ کشمیری دیوبندی (بانی معہد انور دیوبند)

(۲۱) حضرت مولانا برہان الدین سنبھلی (استاد حدیث دار العلوم لکھنؤ)

(۲۲) حضرت مولانا مفتی محمد ظہور ندوی (استاذ فقہ دار العلوم لکھنؤ)

۲) حضرت مولانا ناصر علی ندوی لکھنوی (شیخ الحدیث دار العلوم لکھنؤ)

۲) حضرت مولانا شہباز اصلاحی (استاذ حدیث دار العلوم لکھنؤ)

۲) حضرت مولانا محمد عارف سنبھلی (استاذ تفسیر دار العلوم لکھنؤ)

۲) حضرت مولانا سید عبداللہ حسنی ندوی (استاذ حدیث دار العلوم لکھنؤ)

۲) حضرت مولانا ابو الحسن محمد عبداللہ ابن شمس الحق کملائی (استاذ حدیث مدرسہ فیض العلوم ڈھاکہ)

۲) حضرت مولانا دلاور حسین کملائی (مؤلف الشرح الناظر للاشباہ والنظائر)

۲) حضرت مولانا محمد زید کانپوری (حکیم الامت کی کتب و رسائل کے جامع)

۳) حضرت مولانا سبحان محمود (شیخ الحدیث دار العلوم کراچی)

۳) حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی (مفتی دار العلوم کراچی)

۳) حضرت مولانا دکتور محمد حبیب اللہ مختار (مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ کراچی)

۳۲) حضرت مولانا محمد بن مولانا یوسف بنوری (جامعہ علوم اسلامیہ کراچی)

۳) حضرت مولانا قاری عبدالملک (مدرس دار العلوم کراچی)

۳) حضرت مولانا مفتی عمران اشرف بن حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی (مدرس دار العلوم کراچی

۳) مفتی مجد القدوس خبیب رومی الہ آبادی، اکبر آبادی مفتی آگرہ

حظہ: مذکورہ تمام اسمائے گرامی ''امداد الفتاح'' سے ماخوذ ہیں۔ شیخ کے تلامذہ کی تعداد
تا ہیں، اہم اہم تلامذہ کے اسمائے گرامی مذکورہ کتاب کی ''الفصل الثالث'' ص،۱
۲۴۱ اور ص: ۶۴۲ تا ۶۴۷ میں مذکور ہیں۔